سوال

(384) اخراجات پورے نہ ہونے پر بیوی کا مطالبہ طلاق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر خاوند اپنی بیوی کے اخراجات پورے نہ کرے تو کیا وہ حاکم وقت سے شکایت کر کے اس سے خلاصی حاصل کر سکتی ہے یا وہ صبر کر کے خاوند کے پاس ہی رہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے خاوند کو بیوی کے ساتھ حسن معاشرت کا حکم دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ [1]

''اوران کے ساتھ معروف طریقہ سے گزر بسر کرو۔''

اورانہیں کسی بھی قسم کا نقصان پہنچانے سے منع کیا گیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تُضَارُّوهُنَّ [2]

''اورانہیں تکلیف نہ پہنچاؤ۔''

ان آیات کا تقاضا ہے کہ خاوند، اپنی بیوی کی جائز ضروریات کو پورا کرے اور حسن معاشرت کا بھی تقاضا ہے کہ اسے کسی قسم کی تکلیف نہ دے، اس سے بڑھ کر کیا تکلیف ہو سکتی ہے کہ خاوند اپنی بیوی کی جائز ضروریات بھی پوری نہ کرے، ایسے حالات میں اپنی بیوی کو گھر میں رکھنا، اسے تکلیف دینے کا باعث ہے۔ جسے قرآن نے منع کیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا ۚ [3]

''تم انہیں نقصان پہنچانے کے لیے مت روکے رکھو۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے : ''تو اپنی بیوی کو کھلا جو تو خود کھائے اور اسے لباس پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔'' [4]

ان تصریحات کا تقاضا ہے کہ اگر خاوند اپنی بیوی کے اخراجات پورے نہیں کرتا تو وہ حاکمِ وقت سے شکایت کر کے اس سے خلاصی حاصل کر سکتی ہے اور ایسے حالات میں ان کے درمیان تفریق کرا دینے کا مجاز ہے۔ ایک روایت میں وضاحت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے متعلق فرمایا تھا جس کے پاس اپنی بیوی کے اخراجات پورے کرنے کے لیے کچھ نہیں تھا، آپ نے فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان جدائی ڈال دی جائے۔ [5]

لیکن ہم ایسے حالات میں بیوی کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ صبر و قناعت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس صبر کے نتیجہ میں دنیا و آخرت میں بہتر بدلہ دے، ہاں اگر پانی سر سے گزر جائے اور حالات برداشت سے باہر ہو جائیں تو ایسے حالات میں خاوند سے علیحدگی اختیار کرنے کی شرعاً اجازت ہے اور حاکم وقت کے پاس استغاثہ کر کے ایسے خاوند سے خلاصی حاصل کی جا سکتی ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] ۴/النساء : ۱۹۔

[2] ۶۵/الطلاق : ۶۔

[3] ۲/البقرۃ : ۲۳۱۔

[4] ابوداود، النکاح : ۲۱۴۲۔

[5] بیہقی : ۴۷۰، ج ۷۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:333

محدث فتویٰ